

امیر اہل سنت العتالیہ کی کتاب ”نیکی کی دعوت“ سے لئے گئے مواد کی دوسری قسط



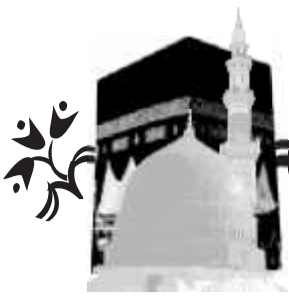
خوفناک جانور

صفحات 17

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

دامت بركاتہم
العتالیہ



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

یہ مضمون ”نیکی کی دعوت“ کے صفحہ 49 تا 65 سے لیا گیا ہے۔

خوفناک جانور

دُعَاءِ عَطَار

یا اللہ! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ: ”خوفناک جانور“ پڑھ یا سُن لے اُس کے دل کو دنیا کے خوف سے خالی کر کے اپنے خوف سے بھر دے اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ امین بجاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

درود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالی شان ہے: بے شک بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دُرُود بھیجے۔
(ترمذی ج ۲ ص ۲۷ حدیث ۴۸۴)

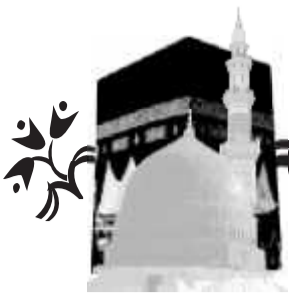
صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 246 صفحات پر مشتمل کتاب، ”منتخب حدیثیں“ صفحہ 156 تا 160 پر گالی کے صُدر اور اس پر ندامت وغیرہ کے متعلق دیئے گئے مضمون سے کچھ حصہ بالتصريف پیش کیا جاتا ہے،

جو خود کھاؤ پہننا
وہی خدا کو بھی دو

سنئے اور اس میں سے خوب خوب ایمان افروز مَدَنی پھول چنے چنانچہ بخاری شریف میں ہے: حضرت سیدنا معرور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ”رَبْذَةَ“ (نامی مقام جو کہ مدینہ شریف سے تین منزل دور ہے) میں ملاقات کی، وہ اور ان کا غلام ایک ہی جیسا جوڑا پہنے ہوئے تھے تو میں نے اس کے بارے میں ان سے سوال کیا تو حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص سے جھگڑا کیا اور اس کو ماں کے حوالے سے بُرا کہا تو حضور پر نور، شاہِ غُیُور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اے ابو ذر! تم نے اس کی ماں کی نسبت





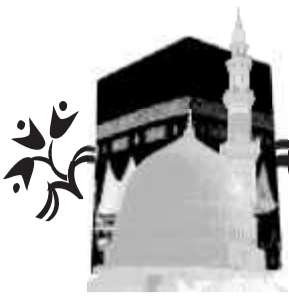
برے الفاظ کہے تم ایسے آدمی ہو کہ تمہارے اندر جاہلیت کی خصلت ہے۔ تمہارے لونڈی غلام تمہارے (دینی) بھائی ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تمہارا ماتحت بنا دیا ہے تو جس کا بھائی اُس کے ماتحت ہو، اُس کو چاہئے کہ جو خود کھائے اُس کو کھلائے اور جو خود پہنے اُس کو پہنائے اور تم اُن خادموں کو ایسے کاموں کی تکلیف مت دو جو انہیں لاچار کر دے اور اگر تم ایسی تکلیف دو (یعنی کوئی مشقت کا کام دو) تو خود بھی کام میں ان کی مدد کرو۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۳ حدیث ۳۰)

**عظیم الشان
ندامت اور
انوکھا کفارہ**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس شخص کو غلط الفاظ کہے تھے، وہ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ وہ الفاظ معاذ اللہ کوئی مروجہ (م۔ ر۔ و۔ وجہ) گندی گالی نہیں تھی، بس اتنا کہہ دیا تھا کہ (اے کالی ماں کے بیٹے) حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دربار رسالت میں اس کی شکایت کی تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈانٹا اور نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس کا کیا رد عمل ہوا، یہ بہت ہی لڑزہ بڑا اندام کر دینے والی داستان ہے، اس کو سننے اور خداع و جَل کے خوف سے لرزے: چنانچہ دربار رسالت کی ملامت سن کر فوراً ہی حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ندامت کے ساتھ حاضر ہوئے اور ایک دم اپنا حسین رُخسار (یعنی گال) زمین پر رکھ کر انتہائی لجاجت کے ساتھ روتے اور گڑ گڑاتے ہوئے کہا: ”اے بلال! جب تک تم اپنے قدم کے تلوے سے میرے اس رُخسار (یعنی گال) کو نہ روندو گے میں اُس وقت تک اپنا یہ چہرہ ہرگز ہرگز زمین سے نہیں اٹھاؤں گا۔“ حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شدید اصرار سے مجبور ہو کر حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بادلِ ناخواستہ (با۔ و۔ لے۔ نا۔ خاس۔ تہ) اپنا قدم سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک چہرے پر رکھ کر فوراً ہی ہٹا لیا اور حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاف کر دیا۔ (ارشاد الساری ج ۱ ص ۱۹۷)

**ابو ذر غفاری پیکرِ
پرہیزگاری تھے**

حضرت سیدنا علامہ قسطلانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعے کے بارے میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عار (یعنی غیرت) دلانے والی بات حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اُس وقت کہی تھی جبکہ حضرت سیدنا ابو ذر



فرمانِ فیصلے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُو دِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (بخاری)

غفارِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قسم کے الفاظ کی حرمت (یعنی حرام ہونے) کا علم نہیں ہوا تھا۔ ورنہ حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے پیکرِ تقویٰ و پرہیزگاری سے ایسی بات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لیے حضور پر نور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صرف یہ لفظ کہہ کر ان کی سزائے نیش (یعنی ملامت) فرمائی کہ ”تمہارے اندر ابھی جاہلیت کی خصلت باقی ہے۔“ اور یہ زجر و توبیح (زنج۔ رو۔ تو۔ بی۔ خ۔ یعنی ڈانٹ ڈپٹ) بھی ان کے بلند مراتب کی وجہ سے ہوئی کہ اتنے بڑے آدمی کی زبان سے اتنی چھوٹی اور گری ہوئی بات نہیں نکلی چاہئے تھی۔ (ایضاً)

سیدنا ابو ذر غفاریؓ کی استقامت
حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی قدیم الاسلام صحابی ہیں، یہاں تک کہ بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَامُ کا قول ہے کہ اسلام قبول کرنے میں باہری (غیر حجازی) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے اندر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پانچواں نمبر ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلمان ہونے کا پورا حال بخاری شریف میں مفصل مذکور ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمانی جذبے کا حال یہ تھا کہ قبول اسلام کے بعد چند دن تک بلند آواز سے روزانہ جمع کفار میں اپنے اسلام کا اعلان فرماتے اور کفارِ مکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پیل پڑتے اور اس قدر زد و کوب یعنی مار پیٹ کرتے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لہو لہان ہو کر بے ہوش ہو جاتے مگر جوں ہی ہوش میں آتے پھر اپنے اسلام کا اعلان فرماتے۔ (منتخب حدیثیں ص ۱۵۷) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے**

صدقہ ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِینِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خدایا بحق بلال و ابو ذر مجھے دین پر استقامت عطا کر

الہی نہ کچھ پوچھنا روزِ محشر مجھے بخش بہر بلال و ابو ذر

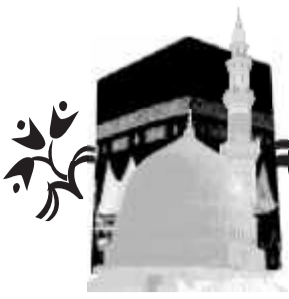
الہی برائے بلال و ابو ذر

مجھے خلد میں دے جواری پیغمبر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

قیامت کے قریب ایک خوفناک جانور نکلے گا
برائے کرم! نیکی کی دعوت کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ جب قیامت قریب آجائے گی تو لوگ نیکی کی دعوت ترک کر دیں گے، ان کی اصلاح کی کوئی امید باقی نہ رہے گی۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے





فرمانِ فیصلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ حج اور دس مرتبہ شام ڈرود پاک پڑھا اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع زوائد)

پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 712 پر پارہ 20 سورة النمل کی آیت نمبر 82 میں ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عظیم ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور جب بات اُن پر آ پڑے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿٨٢﴾

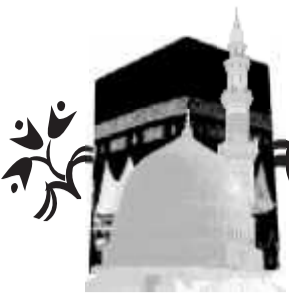
بات کرنے والا عجیب شکل کا جانور

حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی ان پر غصبِ الہی ہوگا اور عذاب واجب ہو جائے گا اور حُجَّت پوری ہو چکے گی، اس طرح کہ لوگ اَمْرًا بِمَا لَمَعْرُوفٍ وَ نَهْيًا عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) تڑک کر دیں گے اور ان کی دُرستی کی کوئی اُمید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہو جائے گی اور اُس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اُس وقت تو نفع نہ دے گی۔ مزید فرماتے ہیں: اُس چوپائے کو دَابَّةُ الْأَرْضِ کہتے ہیں، یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہِ صفا (واقع مکة المکرمہ زادھا اللہ شرفاً وَ تَعْظِيماً) سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا، فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا، ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا، ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام سے نورانی خط (یعنی روشن لکیر) کھینچے گا، کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان عَلَیْهِ السَّلَام کی اَنگشتری (اُن گش۔ تری یعنی انگوٹھی) سے سیاہ مہر لگائے گا۔ مزید فرماتے ہیں: اور بَرَبَانِ فَصِيح (یعنی صاف الفاظ میں) کہے گا: هَذَا مُؤْمِنٌ وَ هَذَا كَافِرٌ (یعنی) یہ مؤمن ہے اور یہ کافر ہے۔ مزید فرماتے ہیں: یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے، جس میں بعثت (یعنی قیامت میں اٹھائے جانے) وحساب و عذاب و خروج دَابَّةُ الْأَرْضِ (یعنی چوپایہ نکلنے) کا بیان ہے۔

جو روئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا

مکی مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خوفِ خدا سے روتے ہوئے سورة التکاثر پڑھنے کے تعلق سے نہایت دلربا انداز میں نیکی کی دعوت ارشاد فرمائی۔ چنانچہ حضرت سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سرور، مدینے کے تاجور،



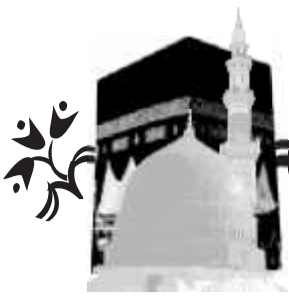


فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہم سے فرمایا: میں تمہارے سامنے **سُورَةُ التَّكْوِيْنِ** پڑھتا ہوں تم میں سے جو روئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے پڑھا۔ ہم میں سے کچھ تو روئے اور کچھ نہ روئے۔ جو نہیں رو سکے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم نے رونے کی کوشش کی مگر نہ رو سکے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اسے دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا، اُس کے لئے جنت ہوگی اور جو نہ رو سکے وہ رونے کی سی شکل ہی بنالے۔ (نوادِرُ الاصول ج ۱ ص ۶۱۱ حدیث ۸۶۲)

قَابِلِ رِشْكِ ذِي مَنَا **مِٹھے مِٹھے اسلامی بھائیو!** اس روایت میں ہمارے مِٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نہایت اچھوتے انداز میں نیکی کی دعوت دینے کا رقت انگیز بیان

ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ میرے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے جسے چاہیں جو چاہیں عنایت فرمادیں، جی تو فرمایا: ”جو روئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اس روایت میں قرآنِ کریم کے آخری پارے کی 8 آیتوں پر مشتمل **سُورَةُ التَّكْوِيْنِ** کا تذکرہ ہے، جس کے پڑھنے والے کو ایک ہزار آیتیں پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، اس میں قبر و آخرت اور جہنم کا انتہائی لرزہ خیز بیان ہے، کاش! ہم کنز الایمان سے اس کا ترجمہ ذہن نشین کر لیں اور جب بھی یہ سورت پڑھیں یا سنیں خوفِ خدا سے رونا نصیب ہو جائے۔ آئیے! اس سورت کے حوالے سے ایک ایسے مدنی منے کی پُرسوز حکایت سنتے ہیں، جس نے عملی طور پر خوفِ خدا بھری نیکی کی دعوت دے کر ہر ایک کو حیرت میں ڈال دیا! چنانچہ ایک بزرگ نے کسی مدرسے کے باہر ایک مدنی مُتادیکھا جو کھڑا رو رہا تھا۔ استفسار (یعنی پوچھنے) پر اُس نے بتایا، ہمارے استاذ صاحب نے آج کے سبق میں تختی پر بعض آیاتِ کریمہ لکھوائی ہیں، جو مجھے رُلا رہی ہیں، یہ کہتے ہوئے اُس نے تختی آگے بڑھادی۔ اُس میں لکھا تھا:



فرمانِ فیصلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت

مہربان رحم والا۔ تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلسمی نے یہاں

تک کے تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔

پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے

تو مال کی محبت نہ رکھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْهُكْمُ التَّكَاثُرُ ۱ حَتّٰی زُرْتُمْ

الْمَقَابِرَ ۲ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۳ ثُمَّ

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۴ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

عِلْمَ الْیَقِیْنِ ۵

(پ ۳۰، التکاثر: ۱ تا ۵)

مَدَنی مُتَابِر رُوئے جا رہا تھا، وہ بُوڑگ اُس کی یہ رِقَّت دیکھ کر بے حد مُتَأَثِّر (مُت۔ عَث۔ ثر) ہوئے اور

فرمانے لگے: بیٹا! اس سورت کا سبق یہاں تک پورا نہیں ہو جاتا بلکہ آگے بھی ہے، جو شاید تمہیں کل دیا جائے۔ یہ کہتے

ہوئے انہوں نے سُورَةُ التَّكَاثُرِ کی بقیہ آیات کریمہ بھی سُنادیں جو یہ ہیں:

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر

بے شک ضرور اُسے یقینی دیکھنا دیکھو گے۔ پھر بے شک ضرور

اُس دن تم سے نعمتوں سے پریش ہوگی۔

لَتَرُوْنَ الْجَحِیْمَ ۲ ثُمَّ لَتَرُوْنَهَا عِیْنَ

الْیَقِیْنِ ۳ ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ

النَّعِیْمِ ۴

(پ ۳۰، التکاثر: ۶ تا ۸)

مَدَنی مُتَابِر جہنم کا تذکرہ سُن کر تھڑا اٹھا، کانپتا ہوا گرا اور تڑپنے لگا اور پچھاڑیں کھا کھا کر ٹھنڈا ہو گیا۔ اُس کا اُستاز

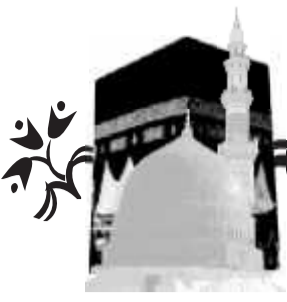
لپک کر آیا اور اُس نے اُن بُوڑگ کو پکڑ لیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے، مرحوم مَدَنی مُتَابِر کے ماں باپ بھی آہنچے۔ اُن بُوڑگ کو بطور

قاتل عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ قاضی صاحب نے اُن بُوڑگ سے صفائی طلب کی تو انہوں نے سارا ماجرا (ما۔ ج۔ را) کہہ

سُنایا۔ یہ سُن کر قاضی صاحب نے فرمایا: یہ مَدَنی مُتَابِر انتہائی سعادت مند تھا اور خوفِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی تلوار سے شہید ہوا ہے۔ اُن

بُوڑگ کو باعزت بری کر دیا گیا۔ (مُلَخَّص از نَزْهَةُ الْمَجَالِسِ ج ۲ ص ۹۴) اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کسىٰ اُن پر رَحْمَتِ ہو اور اُن





مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۷

خوفناک جانور



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر ڈر و دوپاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

(ابوہی)

کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِین بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِینِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مدنی مئے کے خوفِ خدا پر فدا، سنتے ہی آیتیں ڈھیر جو ہو گیا

کاش! مل جائے مجھ کو بھی ایسی ولا، میرے مرنے کا باعث ہو خوفِ خدا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عالم میں روتے ہوئے نیکی کی دعوت کی نیکی کی دعوت دینی

پاک ہے: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ

ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم قبر کے کنارے بیٹھے اور اتنا روتے کہ آپ صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چشمانِ اقدس (یعنی پاکیزہ آنکھوں) سے نکلنے والے آنسوؤں سے مٹی نم (یعنی گیلی) ہو گئی۔ پھر فرمایا:

اس (قبر) کے لئے تیاری کرو۔ (سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۶۶۶ حدیث ۴۱۹۵)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خوفِ خدا سے روتے ہوئے نیکی کی دعوت کی نیکی کی دعوت دینی

معاملات میں ہر طرح کے عذاب سے یقینی قطعہ طور پر محفوظی کے باوجود قبر کے حالات کی حقیقی معرفت (یعنی پہچان) کی

وجہ سے خوفِ خدا کے سبب اس کے تذکرے پر رو دیئے۔ امیر المؤمنین ذوالنورین، جامع القرآن حضرت سیدنا

عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قطعہ جنتی ہونے کے باوجود بھی قبر کی زیارت کے موقع پر آنسو روک نہ سکتے تھے چنانچہ



مكة
المكرمة

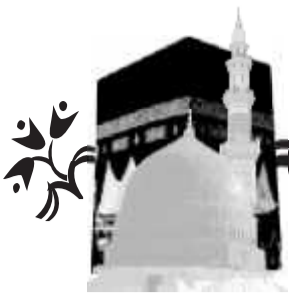
مدينة
المنورة

7

جنة
البتیق

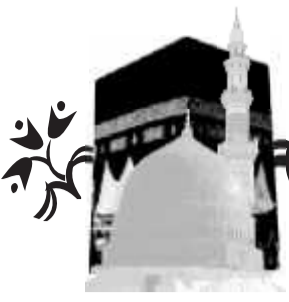
مكة
المكرمة





دعوتِ اسلامی کے ایشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 695 صفحات پر مشتمل کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ (جلد اول) کے صفحہ 139 پر ہے: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام (حضرت سیدنا) ہانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش (یعنی داڑھی) مبارک تر ہو جاتی۔ (ترمذی ج ۴ ص ۱۳۸ حدیث ۲۳۱۵) الْمَوَاعِظُ الْعَصْفُورِيَّةُ میں اس حکایت کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس میں کچھ یوں بھی ہے کہ جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر کو دیکھ کر بہت زیادہ رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آ جاتی ہے کیوں کہ قبر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دنیا قید خانہ ہے اُس کیلئے اُس کی قبر جنت اور جس کیلئے اُس کی دنیا جنت ہے اُس کی قبر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دنیا کی زندگی بطور قید تھی موت اُس کی رہائی کا پیغام ہے، جس نے دنیا میں نفسانی خواہشات کو ترک کیا وہ آخرت میں پورا پورا حصہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دنیا اسے چھوڑے وہ خود دنیا کو ترک کر (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پڑ و ز د گار عَزَّوَجَلَّ سے ملنے سے قبل اُس عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قبر کا معاملہ اُس کی دنیوی زندگی کے مطابق ہے یعنی نیکیوں میں زندگی گزارنے کی توقع میں راحتیں اور اگر بدیاں کرتے ہوئے مَرَاتُو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (موعظہ حسنہ، ص ۶۱-۶۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قبر کے اندرونی حالات پر خوب غور فرمایا کرتے ہیں اور فسوس! ہم بارہا قبریں دیکھتے ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتے، کاش! ہم بھی سنجیدگی سے غور کرنے والے بنیں۔ باہر سے بظاہر یکساں نظر آنے والی قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قبر اندر سے گل و گلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قبر سلگتی

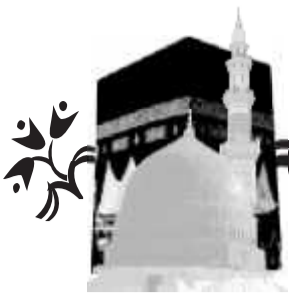


فرمانِ فیصلے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

انگار ہوتی اور وہ قَبْر سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے اور یہ بھی یاد رہے! قَبْر میں عَقْل سلامت رہے گی، لہذا جو نیک بندے ایمان سلامت لئے اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا پر دُنیا سے رخصت ہوتے ہیں، وہ بعد وفات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کو پہنچتے ہیں اور ان کے بس مزے ہی مزے ہوتے ہیں مگر گناہوں بھری زندگی گزار کر اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضی کے ساتھ جو لوگ مرتے اور قَبْر میں اُترتے ہیں، ان کی بس شامت ہی آجاتی ہے۔ چونکہ عَقْل و ہوش سب سلامت ہوتے ہیں لہذا مرنے والے کو قَبْر میں سب کچھ سمجھ آ رہی ہوتی ہے، دیکھنے سننے کی قوت ختم ہونا گجا مزید بڑھ جاتی ہے اور مُردہ بہت کچھ دیکھ اور سُن رہا ہوتا ہے، اُس کے دوست اَحباب دُفن کرنے کے بعد اُسے واپس جاتے صاف صاف دکھائی دے رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اُن کے قدموں کی چاپ بھی سنائی دے رہی ہوتی ہے۔

قبر کی تنہائی صرف اتنا سوچئے کہ گناہوں کے سبب قبر میں بالفرض اور کوئی عذاب نہ بھی ہو صرف اتنا ہی معاملہ ہو کہ بس یوں ہی بندہ گھپ اندھیری قَبْر میں تنہا بند پڑا رہے، خدا کی قسم! اس میں بھی بہت کچھ عبرت ہے، سوچئے تو سہی! اُس کا وقت کیسے پاس ہوگا نیز قَبْر کے ایسے خونفاک اندھیرے اور تنہائی کے وحشت بھرے ہوش رُبا ماحول میں گنہگار انسان پر کیا گزرے گی! اس کا ہر ذی شعور کچھ نہ کچھ اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہ تو صرف احساس دلانے کیلئے عرض کیا ہے ورنہ قَبْر کے ایسے ایسے عذابات منقول ہیں کہ سُن کر آدمی کے رُونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا مسروق علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقُدُّوس سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب خوری یا زنا میں مُبتلا ہو کر مرتا ہے اُس پر دو سانپ مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (کتاب ذکر الموت مع موسوعہ امام ابنِ اَبی الدُّنیا ج ۵ ص ۴۷۶ رقم ۲۵۷) ذرا اتنا ہی غور کر لیجئے کہ صرف ایک نماز ترک کرنے پر یا ایک بار جھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بدنگاہی کے باعث یا ایک بار گانا سننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی





فرمانِ فیصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے سچوں ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

نکلنے یا ایک بار غصے سے بلا اجازت شرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار داڑھی منڈانے کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ قبر کے اندر گھپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گزرے گی! یقیناً خانقین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوّر ہی کثر نہ دینے والا ہے۔ یہ تو صرف دُنوی تصوّر ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہوگا وہ کون برداشت کر سکے گا! ”حلیۃ الاولیاء“ میں روایت ہے: ”جب بندہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۱۲ رقم ۱۴۳۱۸) ہم عذابِ قبر و جہنم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان چاہتے ہیں۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی (وسائلِ بخشش ص ۶۶۷)

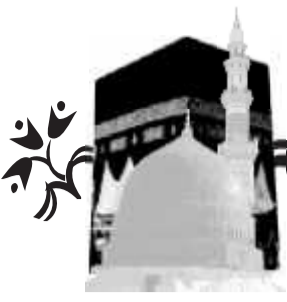
مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا منصور بن عمار علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْغَفَّار نے ایک نوجوان پر انفرادی کوشش کر کے اُسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: اے جوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈال دے، کئی جوانوں نے توبہ میں دیر کر دی، لمبی اُمید رکھی، موت کو یاد نہ کیا اور کہا: میں کل یا پرسوں توبہ کر لوں گا، وہ توبہ سے غافل رہے۔ آخر قبر کے پیٹ میں چلے گئے۔ ان کو مال، غلام، ماں باپ اور اولاد نے کچھ نفع نہ دیا جیسا کہ قرآن کریم میں پارہ 19 سُورَةُ الشُّعَرَاء کی آیت نمبر 88 تا 89 میں ارشاد ہے:

ترجمہ کنز الایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر

وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہو اسلامت دل لے کر۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ۝۸۸ إِلَّا
مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۝۸۹





فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ہ کم)

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے

ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

قلبتِ سلیم کسے کہتے ہیں
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ”قلبِ سلیم“ یعنی سلامت دل، اس سے مراد ہے دل کا
 بد عقیدگیوں سے پاک ہونا۔ صدرِ اَلا فاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد
 آبادی علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي ان آیات کے تحت فرماتے ہیں: جو شُرک، کُفر و نفاق سے پاک ہو اُس

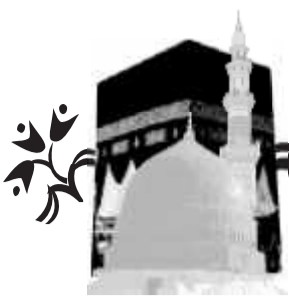
کو اُس کا مال بھی نفع دے گا جو راہِ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح (یعنی نیک) ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے
 کہ جب آدمی مرتا ہے اُس کے عمل مُتَقَطَّع ہو (یعنی رُک) جاتے ہیں سوائے تین کے، ایک صدقہ جاریہ، دوسرا وہ مال جس سے
 لوگ نفع اٹھائیں، تیسری نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے۔ [مُسلِم ص ۸۸۶ حدیث ۱۶۳۱] (خزائنُ العرفان ص ۵۹۳)

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمالِ تُل رہے ہیں

رکھ لو بھرم خدارا عطارِ قادری کا (وسائلِ بخشش ص ۱۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

پانچ سے محبت اور غفلت سے بیدار کرنے والے نیکی کی دعوت پر مہنئی پانچ مدنی پھول ملاحظہ ہوں، فرمانِ
 پانچ سے غفلت مصطفیٰ ﷺ: سَيَأْتِيْ زَمَانٌ عَلَیْ اُمَّتِيْ يُجْبُوْنَ خَمْسًا وَ
 مَدِيْنَةُ يَنْسَوْنَ خَمْسًا۔ میری امت پر وہ زمانہ جلد آئے گا کہ وہ پانچ سے محبت رکھیں گے اور پانچ کو بھول



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

جائیں گے (۱) يُحِبُّونَ الدُّنْيَا وَيُنْسَوْنَ الْآخِرَةَ دُنْيَا سے مَحَبَّت رکھیں گے اور آخِرَت کو بھول جائیں گے (۲) وَيُحِبُّونَ الْمَالَ وَيُنْسَوْنَ الْحِسَابَ مال سے مَحَبَّت رکھیں گے اور مُحَابَبے کو بھول جائیں گے (۳) وَيُحِبُّونَ الْخَلْقَ وَيُنْسَوْنَ الْخَالِقَ مخلوق سے مَحَبَّت رکھیں گے اور خَالِق کو بھول جائیں گے (۴) وَيُحِبُّونَ الذُّنُوبَ وَيُنْسَوْنَ التَّوْبَةَ گناہوں سے مَحَبَّت رکھیں گے اور تَوْبہ کو بھول جائیں گے (۵) وَيُحِبُّونَ الْقُصُورَ وَيُنْسَوْنَ الْمَقْبَرَةَ مَحَلَّات سے مَحَبَّت رکھیں گے اور قُبُورستان کو بھول جائیں گے۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۳۴)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی

بس اب اپنے اس جہل سے تو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

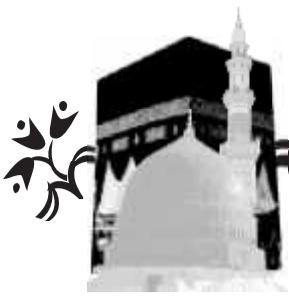
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

گازے باجوت سے
توبہ نصیب ہو گئی
دینہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! رضائے الہی پانے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ جگانے، ایمان کی حفاظت کی کڑھن بڑھانے، موت کا تصوّر جمانے، خود کو عذابِ قبر و جہنم سے ڈرانے، گناہوں کی عادت مٹانے، اپنے آپ کو سنتوں کا پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور جنت الفردوس میں مکی مدنی مصطفیٰ ﷺ کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سنتوں بھرا سفر کرتے رہئے اور فکرِ مدینہ کے ذریعے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کرواتے رہئے۔ آئیے آپ کی ترغیب و تحریص





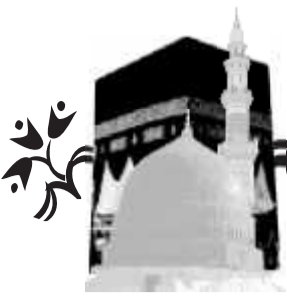
کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں: بابُ الاسلام (سندھ) حیدرآباد کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں دُنیا کی رنگینیوں میں زندگی گزارنے والا ایک چھیل چھبیلانہ جوان تھا، نمازوں سے کوسوں دُور سنتوں سے محروم تھا، دُنیا کی بے شمار نازیبا حرکتوں جیسا کہ گانے باجوں، فلموں ڈراموں وغیرہ وغیرہ کی لپیٹ میں تھا۔ میرے مَدَنی ماحول میں آنے کا سبب کچھ اس طرح بنا کہ خوش قسمتی سے رَمَضانُ الْمُبَارَك ۱۴۲۹ھ بمطابق 2008ء میں مَدَنی چینل کا آغاز ہوا اور کیبل پر اس کے مَدَنی سلسلے جاری ہو گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے میں نے ان سلسلوں کو دیکھا تو مجھے بہت اچھے لگے، اب میں اکثر و بیشتر مَدَنی چینل ہی دیکھنے لگا، ایک بار مَدَنی چینل پر سنتوں بھرا بیان ”کالے بچھو“ سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں خوفِ خدا سے لرزا اٹھا، میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے چہرے پر داڑھی سجانے کی نیت کر لی اور مَدَنی چینل پر جب ”گانوں کے 35 کفریہ اشعار“ نامی بیان سنا تو میں نے گھبرا کر ہاتھوں ہاتھ گانے سننے سے بھی توبہ کر لی۔ مَدَنی چینل پر جب بیعت کروائی گئی تو الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ میں حضورِ غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قَدَسَ سَمَاءُ الرَّبَّانِي کا مُرید ہو کر قادری بن گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے نمازِ باجماعت کی پابندی شروع کر دی ہے۔ کرم بالائے کرم! یہ تحریر پیش کرتے وقت عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ماہِ رَمَضانُ الْمُبَارَك کے 30 روزہ سنتوں بھرے اعتکاف میں شریک ہوں۔

مَدَنی چینل سنتوں کی لایگا گھر گھر بہار مَدَنی چینل سے ہمیں کیوں دلہانا ہونہ پیار

اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شفا آن کرتے ہی رہو تم مَدَنی چینل کو سدا

اس میں عصیاں سے حفاظت کا بہت سامان ہے ان شاء اللہ خلد میں بھی داخلہ آسان ہے (وسائلِ بخشش ص ۲۰۵-۲۰۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ



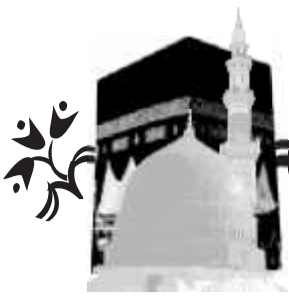
فرمانِ فیصلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے زرد پاک پڑھو بے شک تمہارا ٹھہر پڑو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع سفیر)

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ السَّيِّئِينَ ”نیکی کی دعوت“ دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے، اگر راہ چلتے بلکہ دورانِ سفر بھی موقع ملتا تو ”نیکی کی دعوت“ ارشاد فرماتے چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم بن بشار علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّارِ فرماتے ہیں کہ میں فسوی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِي کے ہمراہ مُلکِ شام کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں ایک شخص لپک کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ کے سامنے آیا اور سلام کرنے کے بعد عرض کرنے لگا: ”اے ابو یوسف! مجھے کچھ نصیحت فرما دیجئے۔“ یہ سن کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ رو پڑے اور (نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا: اے بھائی! بے شک شب و روز کا (جلد جلد) آنا جانا، آپ کے بدن کے گھلنے، عمر کے ختم ہونے اور ہر دم موت کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جانے کا پتا دے رہا ہے۔ اس لئے میرے بھائی! آپ کو اس وقت تک ہرگز مُطْمَئِن ہو کر نہ بیٹھ رہنا چاہئے جب تک کہ اپنے اچھے خاتمے کا معلوم نہ ہو جائے نیز یہ پتہ نہ چل جائے کہ جنت میں جانا ہے یا کہ جہنم ٹھکانا ہے؟ اور یہ خبر نہ ہو جائے کہ آپ کا پڑو زِدْ گا رَعَزْوَجَلَّ آپ کے گناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فضل و رحمت کے سبب آپ سے راضی ہے۔ اے کمزور انسان! اپنی اوقات مت بھولنے! آپ کا آغاز ایک ”ناپاک قطرہ“ ہے جبکہ انجام سہرا ہوا مُردہ۔ اگر ابھی یہ نصیحت سمجھ نہیں بھی آرہی تو عنقریب سمجھ میں آجائے گی جس وقت آپ قبر میں جائیں گے۔ وہاں گناہوں پر ندامت تو ہوگی مگر کام نہ دے گی۔ یہ فرما کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ رونے لگے اور وہ شخص بھی جذباتِ تَأَثُّر سے رونے لگا۔ راوی کہتے ہیں: ان دونوں کو روتا دیکھ کر میں بھی

رونے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔ (ذمُّ الْهَوَىٰ ص ۴۳۷ مَلْخَصًا)

مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرمِ یا الہی
جو ناراض تو ہو گیا تو کہیں کا رہوں گانہ تیری قسم یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ



فرمانِ فیصلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار زور و پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کسی کو روتا دیکھو تو رو پڑو
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ السَّیِّئِین کا خوفِ خدا! کہ بسا اوقات نیکی کی دعوت دیتے ہوئے انہیں خوفِ خدا کے سبب رونا آجاتا تھا۔ آج بھی اگر نیکی کی دعوت دیتے ہوئے خوفِ خدا سے کوئی رو پڑے، روتے ہوئے بیان کرے، رو رو کر دعا

کرے، تلاوتِ قرآن یا نعت شریف سُن کر رو پڑے تو یہ اُس کیلئے بڑی سعادت کی بات ہے۔ اُس کو ریا کار سمجھتے ہوئے اُس پر ہرگز بدگمانی نہ کی جائے کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ دوسروں پر بدگمانی کر کے اپنے دل جلانے والوں کی خود اپنی ہی بربادی ہے، حضرت سیدنا مگھول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب کسی کو روتا ہوا دیکھو تو تم بھی رو پڑو اور اُسے ریا کار نہ سمجھو، میں نے ایک دَفْعہ (دَف۔ عہ) کسی رونے والے شخص کو ”ریا کار“ تصور کیا تو میں ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔ (تَنْبِیْہُ الْمُنْفَرِّیْنَ ص ۱۰۷)

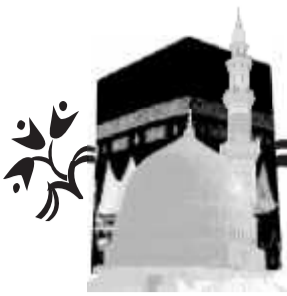
یادِ نبی میں رونے والا ہم دیوانوں کو

لاکھ پرایا ہو وہ پھر بھی اپنا لگتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ صَلَّى اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ

ریا کار بیوقوفوں کا سردار ہے
کسی کو دُعا وغیرہ میں روتا دیکھ کر بغیر واضح قرینے کے اُسے ریا کار سمجھنے والا بے شک گنہگار اور نارِ جہنم کا حقدار ہے البتہ خود رونے والے کو 112 بار غور کر لینا چاہئے کہ وہ

کیوں رو رہا ہے! اگر ریا کا شائبہ بھی ہو تو جب تک اصلاح نہ ہو لے رونے سے باز رہے۔ یقیناً ریا کار بے وقوفوں کا سردار ہے کہ کسی انسان کو اپنی ذات سے متاثر کرنے، اُس کی طرف سے تعریفی کلمات سننے کی عارضی لذت پانے، اپنے آپ کو اُس کی نظر میں نیک بندہ بنانے کی تمنا پر کہ وہ اس کی طرف بے نگاہ تحسین (یعنی پسندیدگی کی نظر سے) دیکھے اور یہ دل ہی دل میں لطف اندوز ہو اور محض اس معمولی سی لذت کے لئے ربِّ کائنات عزوجل کی طرف سے ملنے والے عظیم الشان



فرمانِ فیصلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا، لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیسے استغفار کرتے رہیں گے۔ (جرانی)

انعامات کو داؤ پر لگا دیتا ہے اور اس کی محرومی کی انتہا دنیا میں بھی یہ ہے کہ اکثر خود اس پھٹکار کے حقدار ریا کار کو پتا تک نہیں چل پاتا کہ دکھاوا کر کے جس کی نظر میں نیک بننا چاہتا تھا وہ مُتَاَثِّر بھی ہوا یا نہیں! بالفرض وہ مُتَاَثِّر ہو بھی گیا اور اس نے پیچھے سے کوئی تعریف کر بھی دی تب بھی عام طور پر اپنے بارے میں تعریفی کلمات سننا کم ہی کسی کو نصیب ہوتا ہے! اور اگر کسی نے منہ پر تعریف کر بھی دی تو ہلاکت ہی میں اضافہ ہوگا۔ یقین مانئے! اگر کسی آہ وزاری کرنے اور رونے والے یا عبادت کا اظہار کرنے والے کے بارے میں لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ ریا کاری کر رہا ہے پھر تو اُس سے ٹھیک ٹھاک بدظن ہو جائیں تو اب غور کر لے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب کچھ معلوم ہے تو ایسی صورت میں اُس عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کس قدر شدید ہوتی ہوگی!

آج بنتا ہوں مُعَرِّز جو کھلے حشر میں عیب

ہائے رسوائی کی آفت میں پھنسون گا یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

ریا کاری سے بچنے بچانے کا جذبہ بڑھانے کی نیت سے اس ضمن میں بطور ”نیکی کی دعوت“ چند آیات و روایات پیش کی جاتی ہیں۔ یقیناً دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان ریا کاروں کے عمل کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 418 تا 419 پر پارہ 12 سُورۃ ہُود آیت نمبر 15 میں رَبُّ الْعِبَادِ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

ترجمہ کنز الایمان: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو

ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ

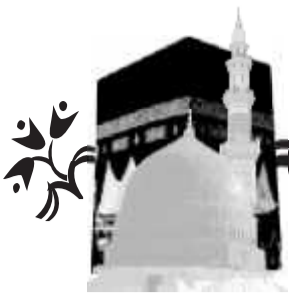
دیں گے۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا

نُوفِّ اِلَيْهِمْ اَعْبَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا

لَا يُبْخَسُوْنَ ۝۱۵





فرمانِ فیصلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار زُرو پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ریا کاروں کو دنیا میں ہی ان کی

نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔
(تفسیر طبری ج ۷ ص ۱۲)

ریا کاریوں سے بچا یا الہی

بنا مجھ کو مخلص بنا یا الہی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مشتمل کتاب،

”ریا کاری“ صفحہ 16 پر ہے: تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزنِ جو و سخاوت، پیکرِ

عظمت و شرافت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عزوجل اُس

عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی ریا (یعنی دکھاوا) ہو۔“

ریا کارانہ
عمل قبول
نہیں ہوتا
مدینہ

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۳۶ حدیث ۲۷)

دکھاوے سے مجھ کو الہی بچانا

مجھے اپنی رحمت سے مخلص بنانا

